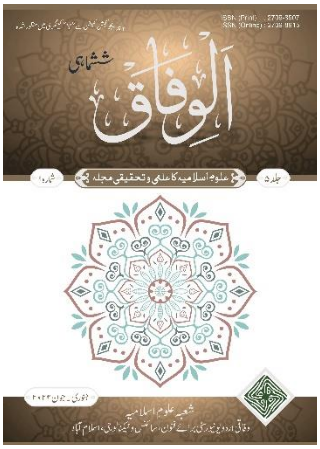

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 5, Issue 1 (January - June 2022)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code

Article	خاندان بنو لہب کے محدثین کا تذکرہ: سندِ حدیث میں موجود نسبت اللہبی کے حوالہ سے A Study of the Muhadditheen of the Banu Lahab Family: Regarding the Al-Lahabi Chain in Sanad al-Hadith	Indexing
Authors	Muhammad Shoaib Shahid	
Affiliations	Jamia Uloom al-Shariah, Jhang, Punjab, Pakistan.	
Published	30 June 2022	
Article DOI	https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1.u18	
QR Code		
Citation	Shoaib Shahid, Muhammad. *"A Study of the Muhadditheen of the Banu Lahab Family: Regarding the Al-Lahabi Chain in Sanad al-Hadith"* Al-Wifaq, June 2022, vol. 5, no. 1, pp. 299–313	
Copyright Information:	خاندان بنو لہب کے محدثین کا تذکرہ: سندِ حدیث میں موجود نسبت اللہبی کے حوالہ سے A Study of the Muhadditheen of the Banu Lahab Family: Regarding the Al-Lahabi Chain in Sanad al-Hadith © June 2022 by Muhammad Shoaib Shahid is licensed under CC BY 4.0	
Publisher Information:	Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.	

خاندان بنو لہب کے محدثین کا تذکرہ: سندِ حدیث میں موجود نسبت اللھبی کے حوالہ سے

A Study of the Muhadditheen of the Banu Lahab Family: Regarding the Al-Lahabi Chain in Sanad al-Hadith

*محمد شعیب شاہد

Abstract

In the sciences of Hadith, "*Ilm Asma-ul-Rijal*" is not less than the rampart for a fort. There are different ways of identifying the narrators of Hadith (*Muhadditheen*) through this *Ilm Asma-ul-Rijal*, which include their names, surnames, titles, lineage, attributes, authorship, status and shortcomings.

In the topic under discussion, the possible aspects of the title "*Al-Lahabi*" mentioned in the *Isnaad* of the hadith have been studied. In this regard, an attempt has been made to know from the titles of the narrators, in the chain of narrators, and their relation with *Al-Lahabi* lineage whether they belong to the same family of *Abu Lahab* whose ancestor *Abu Lahab*'s enmity towards Islam was manifest and whether this family rendered its services to Islam? And among those who have been blessed with this service, only the authentic narrators have been mentioned with reference to the service of Hadith.

The main purpose of this research is to determine the place and position of the descendants of *Abu Lahab* in the Ilm-e-Hadith by mentioning their knowledge and services. These gentlemen are not mentioned in the sources due to their services not being compiled and described. o, they could not get the pride of place which they deserved like the members of any other tribe. Therefore, in this paper, their introduction and their traditions are described so that their narrations can be assessed in the light of the valid rules and regulations of the narration of Hadith instead of prejudice and blind replication.

I hope this study will subsequently open the doors for researchers on many aspects such as the social, religious, and political services of this family.

Keywords

Ilm Asma-ul-Rijal, Narrators, Muhadditheen, Al-Lahabi, Abu Lahab, Lineage, Sanad-e-Hadith

علم الاحادیث میں اگر حدیث کا متن جسم میں روح کی مانند ہوتا ہے۔ تو حدیث کی سند جسم کی مانند ہوتی ہے چنانچہ جس

*ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد؛ مدرس، جامعہ علوم الشرعیہ، جھنگ

طرح روح جسم کے بغیر اپنی شناخت اور اثر میں ناقص ہو جاتی ہے اور جسم روح کے بغیر اپنی بقاء میں ناکام ہو جاتا ہے اسی طرح کا حال سند اور متن کا ہے۔ کیونکہ علم الحدیث ایسے قوانین کا علم ہے جن سے سند و متن کے احوال جانے جاتے ہیں۔[1] سند میں حدیث کے راویوں کے احوال سے بحث کی جاتی ہے اور ان کا تزکیہ و توثیق کر کے ان سے منقول متن کو مختلف جہات سے پرکھ کر حدیث کی حفاظت اور ثقاہت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اور اس علم کو خاص علم اسماء الرجال[2] کا نام دیا جاتا ہے۔ اس علم میں راوی کے نام و شخصی احوال نیز معاشرتی مقام اور بالخصوص احادیث کے حوالہ سے جانچ پرکھ کی جاتی ہے۔ راوی کے شخصی حالات میں راوی سے منسوب نام، القاب، کنیت، نسبت، تعلق اور راوی کا کسی خاص علاقہ، قبیلہ اور منصب وغیرہ سے منسوب ہونے کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ لہذا زیر بحث موضوع میں اسناد سے میں ذکر کردہ لقب "اللھبی" کے حوالہ سے ممکنہ جہات کا مطالعہ کیا گیا ہے اور اس لقب کے اصل اور اصالت نیز فن حدیث میں اس لقب سے ملقب حضرات کے مقام و مرتبہ کو بھی ائمہ فن کے اقوال کے تحت دیکھا گیا ہے اور چند ممکنہ سوالات کے جوابات تلاش کیے گئے ہیں۔

1. اللھبی کون ہیں اور کیا ہیں؟ (نسبت و لقب)
2. علم حدیث میں ان کا مقام و مرتبہ؟
3. اللھبیون کی مرویات؟

اللھبی کون ہیں؟

اللھبی کے بارے میں دونوں ہی باتیں درست ہیں۔ یہ نسبت علاقہ پر بھی دلالت کرتی ہے اور لقب کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن دونوں میں ذکر کرتے ہوئے اعراب کا فرق کیا جاتا ہے۔ اگر لفظ "لھبی" لام اور ھاء کے فتحہ کے ساتھ لَھَبی پڑھا جائے تو یہ ابولھب کی طرف نسبت ہے یہ بطور نسبت شخصی یا لقب کے استعمال ہو گا۔ ابن حجر نے لھبی کے ھاء پر فتح اور سکون دونوں کو جائز کہا ہے[3] اور اگر لام کے کسرہ اور ھاء کے سکون کے ساتھ پڑھا جائے "لِھْبی" تو یہ قبیلہ ازد کی شاخ جو کہ لھب بن حجن بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد کی طرف منسوب ہے۔[4]

بنو لھب کے لِھبی

وہ اصحاب جو اس نسبت سے سب سے پہلے جانے گئے وہ قبیلہ ازد کی شاخ قبیلہ بنو لِھب سے تعلق رکھتے تھے اور ان حضرات کے لیے اس نسبت کا استعمال دور نبوی ﷺ میں ہو گیا تھا۔ یہ حضرات کہانت، عیافہ اور زجر میں بہت مشہور تھے۔ ان مشہور صحابہ یہ ہیں۔ ابو نخیلۃ اللھبی[5]، حارث بن عمیر الازدی اللھبی[6]، نعمان بن الرازیۃ اللھبی[7] اور لھیب بن مالک اللھبی[8] اور تابعین میں مشہور عاکف اللھبی جس نے حضرت عمر کے شہید ہونے کی پیشن گوئی کی تھی۔[9]

اللِھبیون کی روایات حدیث

ابو نخیلۃ اللھبی: آپ کا نام ہے آپ کو شرف صحابیت حاصل ہے، احادیث میں آپ سے فقط ایک روایت ہی ملتی ہے۔

جو کہ خمس وزکوٰۃ کے متعلق ہے۔ اس کو ابن اثیر نے روایت کیا ہے

"حدثت عن أبي حاتم الرازي، ثنا سليمان بن داود المكي، من أهل تبالة، قال: حدثنا محمد بن عثمان بن عبيد الله بن مقلاص الطائفي الثقفي، ثنا عبد الله بن محمد بن عقيل بن يزيد بن راشد، عن أبيه، قال: خرجنا إلى المسلم بن حذيفة العامري، فأخبرنا أن أبا رهيمة السمعي، وأبا نخيلة ألهي، قالا: أتينا النبي صلى الله عليه وسلم بتبر، وكتب لنا كتابا، وقال فيه: «من وجد شيئا من المعادن، فليس فيه زكاة، حتى يبلغ أربعين دينارا۔ "[10]

اس روایت کے بارے میں ابن حجر راویوں کے غیر معروف ہونے کا قول کرتے ہیں، صرف ابن حاتم اور سلیمان معروف ہیں۔[11]

حارث بن عمیر الازدی اللھبی

آپ کو نبی ﷺ نے بصری کے بادشاہ کی طرف خط دے کر بھیجا لیکن سن 8ھ کو موتہ میں شرحبیل غسانی نے شہید کر دیا۔ آپ اسلام میں پہلے سفیر ہیں جو سفارت میں شہید کیے گئے اور آپ کی ہی شہادت غزوہ موتہ کی وجہ ہے۔[12] ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

نعمان بن الرازیۃ اللھبی

آپ کو شرف صحابیت حاصل ہے، آپ قبیلہ ازد کے عریف یعنی کاہن تھے اور ان کے علم بردار تھے بعد میں آپ رسول اللہ ﷺ کے بھی صاحب علم بنے۔[13] ابن عبد البر اور ابن السکن کا بیان ہے کہ احادیث میں آپ سے فقط ایک روایت ہی ملتی ہے۔[14]

حدثنا محمد بن هارون بن حميد، نا أحمد بن سيار المروزي، نا أحمد بن سليمان الطويل، نا محمد بن حرب، حدثني الزبيدي، عن محمد بن صالح، أن أباه أخبره، أن النعمان بن الرازية الأزدي وكان عريف الأزد وصاحب رايتهم أخبره أنه قال للنبي صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله إنا قوم كنا نعتاف في الجاهلية فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «نفى الإسلام صدقها ولكن لا يمنعن أحدكم من سفره۔ [15]

لھیب بن مالک اللھبی

آپ کا نام کے بارے میں لھیب، لھب اور خطر بن مالک کا قول منقول ہے۔ آپ لمبی زندگی پانے والے صحابی ہیں۔ تقریباً 280 سال عمر شریف ہوئی، آپ سے ایک روایت کہانت کے حوالے سے منقول تو ہے جس کے روات پر جرح ہوئی ہے لیکن اس کے معنی و مفہوم کو قبول کیا گیا ہے۔[16]

ابولھب سے لھبی

عبد العزی (ابولھب) نبی کریم ﷺ کے چچا ہے اور اسکی بیوی ام جمیل بنت حرب بن امیہ ہیں، جو حضرت ابوسفیان کی بہن تھی۔[17] یہ دونوں دشمنان اسلام کی حیثیت سے مشہور ہوئے اور کفر پر ہی موت واقع ہوئی۔ نبی ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں ام کلثوم اور رقیہ کا نکاح ان کے بیٹوں عتیبہ اور عتبہ کے ساتھ کیا تھا۔ سورۃ لھب کے نازل ہونے کے بعد باپ (ابولھب) کی قسم کی وجہ سے بیٹوں نے طلاق دے دی۔ بعد ازاں ابولھب کی تمام اولاد مسلمان ہوگئی سوائے اس کے بیٹے عتیبہ کے جو حالت کفر میں، نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینے کی وجہ سے بددعا نبوی ﷺ اللهم سلط عليه كلبا من كلابك (اے اللہ۔ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کردیں) کے سبب سے شام کے سفر کے دوران زرقاء نامی مقام پر ایک درندے کے حملے سے مرا۔[18]

مسلمان ہونے والی اولاد کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ درۃ، خالدۃ، عزۃ، عتبہ، معتب۔

درۃ بنت ابی لھب

سن 5ھ میں احکام حجاب کے نزول سے قبل اسلام لائی اور بہترین مسلمان بنی۔ نبی ﷺ نے ان کو تکلیف نہ دینے کی تاکید فرمائی۔ ان سے تین روایات مروی ہیں۔ قبل از اسلام آپ حارث بن عامر بن نوفل کے نکاح میں تھی اور اس سے ولید، ابوالحسن، اور مسلم پیدا ہوئے۔ بعد از اسلام آپ کا نکاح (الطبقات کے مطابق) دحیۃ کلبی سے، بلاذری کے مطابق زید بن حارثہ سے اور صاحب المحبر ابن حبیب کے نزدیک اولاً عباد بن جابر اور پھر اسامۃ بن زید سے ہوا۔[19]

خالدۃ بنت ابی لھب

آپ صحابیہ ہیں اور عثمان بن ابی العاص الثقفی کی زوجہ ہیں۔ آپ سے کوئی روایت نہیں ہے۔[20]

عزۃ بنت ابی لھب

آپ صحابیہ ہیں اور اوفی بن حکیم بن امیہ بن حارثہ بن الاوقص السلمی کی زوجہ ہیں اور ان سے انکی اولاد عبیدہ، سعید اور ابراہیم ہیں۔ آپ سے کوئی روایت نہیں ہے۔[21]

حضرت عتبہ بن ابی لھب

عتیبہ کی موت کے واقعہ میں بعض علماء نے آپ کو بھی شریک کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ شامل بھی نہیں تھے اور مسلمان بھی ہوگئے۔[22] آپ کے نام کے بارے میں عتلہ اور عبتہ یہ دو اسماء اور بھی ملتے ہیں۔[23] ان کے نکاح میں رقیہ بنت محمد رسول اللہ آئی لیکن جب آپ کے والدین کی مذمت میں سورۃ لھب نازل ہوئی تو ابولھب کی قسم کی وجہ سے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی۔[24] آپ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور ان کے ایمان کا واقعہ حضرت عباس رضی اللہ نقل کرتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ چچا جان میرے چچازاد بھائی عتبہ اور معتب کہاں ہیں؟ مجھے نظر

نہیں آرہے ہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ قریشی مشرکین جیسے دور بھاگ گئے ہیں اسی طرح یہ دونوں بھی دور چلے گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ان دونوں کے پاس جائیں اور ان کو میرے پاس لے آئیں۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ میں ایک اونٹنی کے ذریعے ان تک پہنچا اور ان کو کہا کہ آقا ﷺ آپ کو بلا رہے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں میرے ساتھ سوار ہو کر جلدی سے حاضرِ دربار ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دعوت اسلام دی۔ تب یہ حضرات مسلمان ہوگئے اور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت بھی کرلی۔ اور آپ کے ساتھ حنین کی جنگ میں شریک ہوئے، ثابت قدم رہے۔[25] نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑا اور ان دونوں کے ہمراہ ملتزم پر تشریف لائے۔ دعا فرمائی، اور خوشی کے ساتھ واپس ہوئے۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے خوشی کی وجہ معلوم کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے اپنے یہ دو چچازاد مانگے تھے اللہ نے یہ مجھے عطا کر دیئے۔[26] خلافت کے سلسلہ میں حضرت علی کے اول خلیفہ بنائے جانے کے حامی تھے چنانچہ اس سلسلہ میں ان کے اشعار بھی ملتے ہیں۔[27] آپ کی وفات راجح قول کے مطابق حضرت ابو بکر کی خلافت میں ہوئی۔[28] آپ کی اولاد میں ابو علی، ابو الھیثم، ابو غلیظ، عمرو، یزید، ابو خداش، عباس، اور میمونۃ آپ کی زوجہ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھنے والی ام العباس بنت شراحبیل بن اوس بن حبیب بن الوجیہ خاتون سے ہیں۔ عبید اللہ، محمد، شیبۃ اور ام عبد اللہ قبیلہ ازد سے خلیفہ بن قیس بن جدرۃ کی صاحبزادی ام عکرمۃ سے ہیں۔ عامر کی پیدائش ھالۃ احمری سے ہوئی اور ابو واثلہ بن عتبہ خولانی قبیلہ کی خاتون سے متولد ہوئے۔ عبید بن عتبہ، اسحاق، ام عبد اللہ یہ اولادیں مختلف امِ ولد سے ہوئیں۔[29]
ان میں سے بعض حضرات کا تذکرہ ملتا ہے جو مختصراً مذکور ہے:

ابو الھیثم: عبد اللہ بن الغسیل سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا آپ ﷺ جناب عباس کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اے چچا اپنے بچوں کو میرے پاس لے آئیں۔ تو آپ کو ابو الھیثم بن عتبۃ بن ابی لھب نے کہا کہ اے چچا! میرے آنے تک میرا انتظار کریں۔ پس وہ نہیں آئے تو جناب عباس اپنے چھ بچوں (فضل، عبد اللہ، عبید اللہ، قثم، معبد، عبد الرحمن) کے ہمراہ چلے گئے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی سرخ چادر سے ڈھانپ لیا اور فرمایا کہ اے میرے اللہ یہ میرے گھر والے اور میری اولاد ہیں انکو آگ سے بچا کر ڈھانپ لے جیسے کہ میں نے انہیں چادر سے ڈھانپا ہے۔ اس روایت کو ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ابو الھیثم صحابی ہیں۔[30]

ابو غلیظ: آپ کے بارے میں صحابیت کا احتمال موجود ہے آپ کی اولاد ہوئی۔ آپ مشہور محدث و تابعی علی بن ابی علی بن عتبہ بن ابی غلیظ کے دادا ہیں۔ تاریخِ دمشق میں ان کا حضرت معاویہ سے مکالمہ مذکور ہے جس میں جناب معاویہ نے ان کے غصہ کی وجہ آل ابی لھب کا جنون بتایا تو آپ نے اپنے مجنون ہونے کی نفی کرتے ہوئے جنون کی اپنے خاندان میں آنے کی نسبت اپنے نانا اور جناب معاویہ کے دادا حرب بن امیہ کی طرف کی۔ کیونکہ مشہور تھا کہ حرب بن امیہ کو جن نے گلا دبا کر مار دیا تھا۔[31] آپ کی زوجہ عتبۃ بنت عوف بن الحارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔

ابو خداش: آپ جناب معاویہ کے ساتھیوں میں سے ہیں اور جناب معاویہ کے پاس بہت آنا جانا تھا جیسا کہ ابن عساکر نے تاریخ میں ان کے واقعات نقل کیے ہیں۔[32]

عباس: آپ نبی ﷺ کی حیات میں جوان ہو گئے تھے، حضرت عثمان سے خائف ہو گئے تھے وجہ یہ بنی کہ ایک معاملہ میں جو کہ ان کے اور عمار بن یاسر کے درمیان تھا حضرت عثمان نے ان دونوں کو تادیباً مارا تو وہاں سے یہ حضرت عثمان کے خلاف ہو گئے۔ حضرت علی کے طرف داروں اور ساتھیوں میں سے ہیں ان کے ہمراہ صفین میں شامل تھے اور واقعہ حرۃ میں مقتول ہوئے۔ آپ عباس بن عبد المطلب کے داماد تھے، آپ کے نکاح میں آمنۃ بنت عباس تھی جن سے آپ کے بیٹے فضل پیدا ہوئے جو کہ مشہور شاعر ہیں۔ خود عباس بھی شاعر تھے ان کے اشعار اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کی مدح میں مشہور ہیں۔[33]

حضرت معتب بن ابی لھب

فتح مکہ پر اپنے بھائی عتبہ کے ہمراہ ایمان لائے اور پھر حنین میں آپ ﷺ کے ہمراہ شامل ہوئے۔ نبی ﷺ کا دفاع کیا اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو آپ ﷺ کے ارد گرد حفاظت کر رہے تھے نیز اسی جنگ میں آپ کی آنکھ بھی شہید ہو گئی۔[34] آپ نے مکہ میں ہی سکونت فرمائی اور آپ کی اولاد بھی ہوئی۔ عاتکہ بنت ابی سفیان[35] بن حارث بن عبد المطلب سے آپ کی اولاد عبد اللہ، محمد، ابو سفیان، موسیٰ، عبید اللہ، سعید اور خالدہ پیدا ہوئے، ابو مسلم، مسلم[36] اور عباس آپ کی مختلف امِ ولد سے ہوئے. حمیری خاتون سے عبد الرحمن پیدا ہوئے۔[37]

محدثین کرام

1۔ محمد بن عمرو بن عتبہ بن ابی لھب

آپ حجازیین اور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نیز حسین الاشقر سے بھی سماعت تھی، اور آپ سے معروف بن خربوذ اور ابو الحجاف نے روایت کیا۔ آپ کی تعدیل و جرح میں اگرچہ ائمہ فن کے اقوال مختلف ہیں لیکن آپ کی توثیق معتبر شخصیات نے فرمائی ہے۔ جن میں امام بخاریؒ، مسلمؒ ہیں اور ابن حبان نے انہیں طبقہ ثالث یعنی اتباع التابعین میں شمار کیا ہے۔[38]

2۔ علی بن ابی علی بن عتبہ بن ابی غلیظ بن عتبہ بن ابی لھب بن عبد المطلب

انکی والدہ امِ ولد تھی۔ الطبقات کے مطابق آپ تابعین کے طبقہ سادسہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی مرویات کی تعداد 22 ہے۔ آپ کے شیوخ ابن منکدر، جعفر بن محمد اور زھری ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اور محمد بن عمر، ابو مصعب، محمد بن عیاد المکی، علی بن بحر، عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی ہیں۔[39] لیکن امام احمدؒ، بخاریؒ، ابراہیم بن یعقوب، نسائیؒ، ابو زرعۃ رازیؒ، یحیی بن معینؒ اور دار قطنیؒ نے آپ پر جرح کی اور آپ پر یہ دفعات لگائی ہیں: منکر

الحدیث، متروک الحدیث، لیس بشئی، ضعیف الحدیث، یروي عَن الثّقات الموضوعات وَعَن الثِقات المقلوبات۔[40]

3۔ ابراہیم بن ابی خداش المکی

طبقہ ثانیہ سے تعلق رکھتے ہیں،[41] ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن جریج اور ابن عیینۃ نے روایت کی ہے۔[42] ابو الفداء قاسم بن قطلوبغاؒ نے آپ کو ایسے اشخاص میں شمار کیا ہے جو ثقہ ہیں، اگرچہ اصحاب الستہ نے روایت نہیں کی۔[43] آپ والی مکہ تھے۔[44]

4۔ عتبۃ بن ابراہیم

امام بخاریؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ کے والد ابراہیم نے ابن عباس سے سماعت کی ہے اور آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ کی روایت میں مراسیل کی کثرت ہے[45] اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سفیان بن عیینۃ ہیں۔[46] لیکن ابن ابی حاتم نے آپ کو الثقات میں طبقہ ثالث اتباع التابعین ذکر کیا ہے[47] اور قاسم بن قطلوبغاؒ نے بھی آپ کو ثقہ ہی شمار کیا ہے۔[48]

5۔ ابراہیم بن عامر بن ابی سفیان بن معتب

طبقہ خامسۃ کے راوی ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والے صرف حمزۃ بن عتبہ بن ابراہیم ہیں اور آپ کی مرویات صرف ایک ہے جو الطبقات الکبری ایمان عتبۃ و معتب کے بارے میں ہے۔[49] جس کا تذکرہ ایمان عتبۃ میں ہو چکا ہے۔

6۔ حمزۃ بن عتبۃ بن ابراہیم

ابن حجر کے مطابق بہت خوبصورت اور عقلمند بزرگ تھے آپ امیر رشید کے اصحاب میں شمار ہوتے تھے اور ابن جریج اور ابن عیینۃ ان سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کو مجھول الحال بزرگ کہا تو گیا ہے لیکن ابن حجر نے اس قول پر نقد کیا ہے[50]، طبقہ سابعۃ سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف ایک روایت کے راوی ہیں۔ سماعت ابراہیم بن عامر بن ابی سفیان بن معتب سے ہے۔

7۔ قاسم بن عباس بن محمد بن معتب

طبقہ سادسہ سے تعلق رکھنے والے قلیل الحدیث محدث ہیں۔ جن کی توثیق ابو حاتم، ابو حبان، ابن حجر، اور ابن معین نے لاباس بہ، ثقہ کے الفاظ سے کی ہے[51] علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ اگرچہ ابن المدینی نے مجھول کہا ہے لیکن آپ صدوق راوی ہیں[52]۔ ان کے شیوخ میں عبد اللہ بن عباس، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ، عبد اللہ بن عمیر مولی ابن عباس، عبد اللہ بن نیار بن مکرم الاسلمی، عمرو بن عمیر اور نافع بن جبیر بن مطعم قابل ذکر ہیں۔ جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں بکیر بن عبد اللہ بن الاشج اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب، ابراہیم بن عباس، روح بن عبادۃ القیسی ہیں۔[53] آپ کی مرویات کی تعداد 12 ہیں۔ مسلم، سنن ترمذی، ابو داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند ابی اسحاق راہویہ، مسند

شافعی، الجھاد لابن مبارک، مصنف ابن ابی شیبۃ میں آپ کی روایات موجود ہیں۔130 ہجری میں شہید کر دیئے گئے۔

8۔احمد بن الحسین اللھبی

آپ کی پیدائش 337ھ ماہ رمضان میں ہوئی جبکہ وفات 11 شعبان 412 ہجری کو ہوئی، العطار کے لقب سے مشہور اور ابو الفضل کنیت تھی، دسویں طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور 14 روایت آپ سے مروی ہیں۔ ابو اسحاق الحبال کہتے ہیں کہ میرے شیوخ میں سب سے زیادہ ثقہ تھے اور آپ میں بہترین خصائل موجود تھیں[54] اور آپ کے شیوخ میں انس بن عیاض اللیثی، اسحاق بن یحیی القرشی، حسین بن زید الھاشمی، حاتم بن اسماعیل الحارثی، داؤد بن قیس القرشی، صالح بن عبد اللہ العامری، محمد بن اسماعیل (محمد بن ابی فدیک) الدیلی، محمد بن طلحہ الطویل، طریف بن مورق، عاصم بن سوید الانصاری، عبد الملک بن الحکم، فضالۃ بن یعقوب الانصاری کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی، ابراہیم بن سلیمان بن داؤد الاسدی، بشر بن موسی بن صالح الاسدی، جامع بن سوادۃ المصری، حسن بن علی العدوی، حسن بن علی بن زیاد الشری الطاحونی، حسن بن علی السراج کا نام آتا ہے([55]) نیز امام طحاوی بھی آپ سے شرح معانی الآثار میں روایات نقل کرتے ہیں، اس کے علاوہ آپ کی مرویات کو سنن دار قطنی، المستدرک علی الصحیحین، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، القراءۃ خلف الامام للبیہقی میں مذکور ہیں۔

9۔احمد بن عبد الوھاب بن محمد بن حسین بن احمد بن عبد الغنی, ابو بکر مولی بنی ابی لھب

ابو بکر الصابونی نام و لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ طبقات رواۃ میں 16 طبقہ سے تعلق رکھنے والے مستور الحال راوی ہیں اور آپ کی مرویات 25 کے قریب ہیں جو النزول للدار قطنی، تاریخ دمشق، الخلیعات، فوائد ابی تمام وغیرہ میں ہیں۔ آپ کے شیوخ میں جماھیر بن احمد الزملکانی، محمد بن سعید الخریمی، ربیع بن سلیمان الازدی، ابو المغیرۃ عبد القدوس بن الحجاج[56]، ابراہیم بن سلیمان بن داود الاسدی، ابراہیم بن مرزوق الاموی[57]، اسماعیل بن یحیی المزنی، ابو عبد الرحمن محمد بن العباس بن الدرفس، محمد بن مدلاس النمیری، عبد الرحمن بن اسحاق المعروف ابی صدام[58]، عبد الرحمن بن الجارود الاحمری اور اسلم بن معاذ کا نام آتا ہے جبکہ آپ سے روایت کرنے والے عبد الوھاب المیدانی، احمد بن الحسین النیسابوری، تمام بن محمد البجلی، محمد بن الفضل الجرجانی، محمد بن اسماعیل الفارسی کا ذکر ملتا ہے۔[59] آپ کی وفات ربیع الآخر 369ھ میں ہوئی۔

10۔علی بن الفضل ھاشمی اللھبی

آپ مشہور صوفی اور اصولی ابو سلیمان الدرانی کے رفقاء اور تلامذہ میں سے تھے۔[60] آپ کی ایک ہی روایت جو کہ فقیہ مکہ خالد بن مسلم الزنجی سے روایت کرتے ہیں، منقول ہے اور آپ کا مقام اس بات سے ہی ثابت ہے کہ آپ سے روایت کرنے والی شخصیت احمد بن ابی الحواری کی ہے۔[61]

11۔ ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد المقریٔ اللھبی

آپ عتبۃ بن ابن ابی خداش کی اولاد سے ہیں، بصرہ کو مسکن بنایا، المقریٔ اور البغدادی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ اور مسجد حرام کے امام بھی رہے، 15 ویں طبقہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔ بہت سے محدثین سے روایات کرتے ہیں جن میں عمر بن ایوب السقطی، احمد بن محمد المؤمل، ادریس بن عبد الکریم الحداد، جعفر بن محمد الفریابی، حسین بن محمد، عبد اللہ بن الحسن الحرانی، عبد اللہ بن ایوب القرنی، محمد بن عبد اللہ الحضرمی، محمد بن عمرو الزبیدی، موسی بن ھارون البغدادی، عبد اللہ بن محمد الکشوری، سھل بن مردویہ التستری، محمد بن محمد الاھوازی کا تذکرہ ملتا ہے جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبھانی، احمد بن ابراہیم التیمی، حسن بن احمد الداسی کا نام ملتا ہے۔ آپ کی کل مرویات 270 ہیں جن میں سے 267 ابو نعیم نے روایت کی ہیں۔[62]

12۔ ابراہیم بن احمد اللھبی الحرانی

ابراہیم بن احمد اللھبی حران میں اقامت کی وجہ سے الحرانی کہلاتے ہیں آپ ابن ابی حمید اور الضریر کے نام اور لقب سے مشہور ہیں، گیارویں طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے تقریباً 6 روایات مروی ہیں۔ آپ پر وضع الحدیث الزام لگا ہے[63] آپ کے شیوخ میں عثمان بن عبد الرحمان بن مسلم الطرائفی، محمد بن سلیمان القرشی، عبد العظیم بن حبیب کا نام آتا ہے۔ جبکہ آپ سے روایت کرنے والے احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن ہارون بن موسی، عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان، محمد بن ابراہیم بن آدم بن ابی الرجال کا تذکرہ ملتا ہے۔[64] آپ کی مرویات الکامل فی ضعفاء الرجال، معجم الشیوخ از ابن جمیع الصیداوی، السنن الکبری للبیھقی، تاریخ دمشق لابن عساکر میں موجود ہیں۔

13۔ عبد الرحمن بن اسحاق بن عبد العزیز بن محمد بن الحسین بن احمد بن المبارک بن سعد بن سعید بن عبد اللہ اللھبی

آپ 17 ویں طبقہ سے تعلق رکھنے والے ابن ابی صدام سے معروف ابو الحسین القرشی اللھبی ہیں۔ اس کے علاوہ ابن ابی حرام اور الکہشمینی بھی آپ کے القاب میں ملتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ محدثین میں ابو عمر محمد بن موسی بن فضالۃ، احمد بن عبد الوھاب اللھبی، ابو عمر محمد بن العباس بن الولید بن کودک، یوسف المیانجی، ابو بکر محمد بن عیسی الطرطوسی، ابو بکر محمد بن عیسی بن عبد الکریم الجوھری، ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن مروان موجود ہیں اور آپ کے شاگردوں میں علی بن خضر، علی بن محمد الحنائی، اسماعیل بن علی السمان، عبد العزیز بن احمد الکتانی کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ کو شیخ صالح کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا حلقہ درس جامع مسجد دمشق میں منعقد ہوتا تھا۔ آپ کی وفات تقریباً 411ھ سے 420ھ کے درمیان میں ہوئی ہے۔ آپ کی مرویات کی تعداد 12 ہیں ان مرویات کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں جمع کر دیا ہے۔[65]

خلاصۃ البحث:

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ خاندان لھبی کے جد کی اسلام دشمنی ظاہر ہے اور اس پر قرآنی شہادت موجود ہے۔ لیکن یہ بات بھی عیاں ہے کہ اس خاندان پر یہ مصرعہ بھی صادق آتا ہے کہ "پاسبان مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے "[66]۔ اسلام کی آغوش میں آنے کے بعد حفاظت رسول سے لیکر حفاظت دین کے ہر مورچہ پر نظر آنے والے یہ حضرات جہاں غیروں کی بے توجہی کا شکار ہوئے وہاں اپنوں نے بھی ان کی وہ قدر نہیں کی جو ان جیسے کئی خاندانوں کے حصے میں آئی۔ اس خاندان میں جہاں یہ مندرجہ بالا محدثین ہیں وہاں قرآن کی خدمت کرتے ہوئے ابو عبد الرحمن اللھبی، ابو جعفر اللھبی، ابو العباس احمد بن محمد اللھبی[67] جیسے مشہور قراء نظر آئیں گے اسی طرح محمد بن احمد بن الحسن اولاد عتبہ بن ابی لھب مکہ میں ناظم نماز اور امام حرم کے عہدہ پر متمکن نظر آتے ہیں۔[68] وہی فن ادب میں الفضل بن العباس بن عتبہ جیسا نابغہ روزگار اموی شاعر اسی خاندان کا فرد ہے، سیاست کے میدان میں احمد بن ہاشم بن عتبۃ بن ابی لھب دربار عبد الملک بن مروان میں اسی طرح خلیفہ رشید اور خلیفہ مطیع کے دربار میں اسی خاندان کے اصحاب نظر آتے ہیں۔[69] ان کی قرابت رسول اس درجہ کی ہے کہ صدقہ کی بابت حدیث "إنها لاتحل لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ"[70] میں بعض علماء بنو لھب کو بھی شمار کرتے ہیں اگرچہ یہ مسئلہ تحقیق کا منتظر ہے۔ اسی طرح بنو لھب کی دوسرے خاندان سے رشتہ داریاں اور خلفاء اسلام کے ساتھ تعلق اور اسلامی سیاست وجہاد میں ان کے کردار سے متعلق کئی ابحاث تشنہ تحقیق ہیں۔ تاریخی حیثیت سے اس خاندان کا قبیلہ بننا اور پھر کئی شاخ میں تقسیم اور حجاز سے نکل کر بلاد اسلام میں اقامت اور دور معاصر میں ان کی سکونت تحقیق طلب ہے جو کہ اس فن کے شائقین کے لیے اچھا موضوع ہے۔ جیسا کہ قبائل قیفہ والمصعبین کے متعلق مجموع بلدان الیمن وقبائلھا میں شیخ محمد بن احمد الحجری نے بنو لھب سے شمار کیا اور اس علَم (لھیب) کو لھیب ازد، لھیب خولانیہ، لھیب مضر کی طرف تقسیم کر کے بنو ابی لھب کو لھب مضر کا فرد ثابت کیا[71] اور بنو لھب کے کئی خاندان شمار فرمائے۔ جبکہ بقیہ ائمہ انساب نے اس موقف کی تردید کی ہے۔ محدثین لھبی کی مرویات پر تحقیق اور ان کے شواہد ومتابع سے تائید کر کے ان کی خدمت حدیث کو روایتاً اور درایتاً مقبول بنانا بھی فن علم الحدیث کے اصحاب پر ان کا قرض ہے۔ خاندان بنی لھب کے رواۃ پر ہونے والی جرح وتعدیل کو اس فن کے اصول وقواعد کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ سے گزار کر ان کی توثیق وتردید کو بالیقین نقل ہونا چاہیے اور اس معاملے میں تعصب، تعنت اور تقلید محض کی نشاندہی کر کے اقوال کی ثقاہت کو ثابت کرنا چاہیے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ السیوطي، جلال الدین، عبد الرحمن بن أبي بکر (المتوفی:911ھ)، تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي، دار طیبۃ، 1/26

2۔ ایضاً

3۔ العسقلانی، ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی (المتوفی:852ھ)، تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ، مکتبہ العلمیہ، بیروت، 3/1235

4۔ العینی، بدر الدین، ابو محمد محمود بن احمد، الحنفی (المتوفی: 855ھ)، مغانی الاخیار فی شرح رجال اسامی معانی الآثار، مکتبہ العلمیہ، بیروت، 448/3

5۔ العسقلانی، ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی (المتوفی: 852ھ)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، مکتبہ العلمیہ، بیروت، 240/7

6۔ ابن عبد البر، أبو عمر یوسف بن عبد اللہ (م: 463ھ)، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، دار الجیل، بیروت، 1412ھ، 298/1

7۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 350/6

8۔ ابن عبد البر، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، 1343/3؛ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 340/7

9۔ قوام السنۃ، أبو القاسم، إسماعیل بن محمد بن الفضل (المتوفی: 535ھ)، الترغیب والترہیب، دار الحدیث، القاہرۃ، 418/1

10۔ أبو نعیم، الأصبہاني، أحمد بن عبد اللہ (المتوفی: 430ھ)، معرفۃ الصحابۃ، دار الوطن للنشر، الریاض، 1419ھ، 3038/6؛ ابن الأثیر، أبو الحسن علي بن أبي الکرم محمد (المتوفی: 630ھ)، أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ، دار الکتب العلمیۃ، س ن، 313/5

11۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 340/7

12۔ ابن سعد، أبو عبد اللہ محمد بن سعد (المتوفی: 230ھ)، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1410ھ، 97/2؛ ابن عبد البر، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، 298/1

13۔ البخاري، محمد بن إسماعیل (المتوفی: 256ھ)، التاریخ الکبیر، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد دکن، س ن، 75/8؛ ابن قانع، أبو الحسین عبد الباقي بن قانع بن مرزوق بن واثق الأموي (المتوفی: 351ھ)، معجم الصحابۃ، مکتبۃ الغرباء الأثریۃ، المدینۃ المنورۃ، 1418ھ، 146/3؛ أبو نعیم الأصبہاني، معرفۃ الصحابۃ، 2657/5

14۔ ابن عبد البر، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، 1345/3؛ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،، 350/6

15۔ ابن قانع، أبو الحسین عبد الباقي، معجم الصحابۃ، 146/3

16۔ ابن عبد البر، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، 1343/3

17۔ الزبیري، أبو عبد اللہ، مصعب بن عبد اللہ (المتوفی: 236ھ)، نسب قریش، دار المعارف، قاہرۃ، ص 89

18۔ أبو نعیم، الأصبہاني، أحمد بن عبد اللہ (المتوفی: 430ھ)، دلائل النبوۃ، دار النفائس، بیروت، 1406ھ/1986م، 454/1

19۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 40/8؛ البَلاذُري، أحمد بن یحیی بن جابر بن داود (المتوفی: 279ھ)، أنساب الأشراف، دار الفکر، بیروت، 1417ھ، 471/1؛ البغدادي، أبو جعفر، محمد بن حبیب بن أمیۃ (المتوفی: 245ھ)، المحبر، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، ص 451

20۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 40/8

21۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 239/8

22۔ ابن الأثیر، أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ، 465/3؛ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 365/4

23۔ ابن الجوزي، أبي الفرج، جمال الدین عبد الرحمن ابن الجوزي (508ھ)، تلقیح فہوم أہل الأثر في عیون التاریخ والسیر، شرکۃ دار الأرقم بن أبي الأرقم، بیروت، ص 164

24۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 40/8

25۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 44/4

26۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 239/8

27 أبو الفداء، صاحب حماة، عماد الدين، إسماعيل بن علي بن محمود (المتوفى: 732ھ)، المختصر في أخبار البشر، المطبعة الحسينية المصرية، 157/1

28۔ العسقلانی، ابن حجر، لاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/365

29۔ المقريزي، تقي الدين، أحمد بن علي بن عبد القادر (المتوفى: 845ھ)، إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، دار الكتب العلمية، بيروت، 1420ھ، 6/291

30۔ الطبري، محب الدين أحمد بن عبد الله (المتوفى: 694ھ)، ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى، مكتبة القدسي، عن نسخة: دار الكتب المصرية، ونسخة الخزانة التيمورية، 1356ھ، ص 195؛ ابن عساكر، أبو القاسم، علي بن الحسن بن هبة الله (المتوفى: 571ھ)، تاریخ دمشق، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، 1415ھ/1995م، 37/475؛ العسقلانی، ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 7/367

31۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 5/477؛ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 59/181

32۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 35/53

33۔ سيف بن عمر الأسدي التميمي (المتوفى: 200ھ)، الفتنة ووقعة الجمل، دار النفائس، 1413ھ، ص 55؛ الجاحظ، عمرو بن بحر بن محبوب (المتوفى: 255ھ)، الرسائل السياسية، دار ومكتبة الهلال، بيروت، س ن، ص 422؛ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 26/361

34۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 5/455

35۔ انکانام مغیرۃ بن حارث بن عبد المطلب ہے۔ البَلَاذُري، أنساب الأشراف، 1/539

36۔ تراجم صحابہ میں اگرچہ انکا تذکرہ مشہور نہیں ہے، لیکن بلاذری نے الانساب میں ان کے غزوۃ حنین میں اھل اسلام کی طرف سے شرکت کرنے کا ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ آپ بہت خوبصورت تھے اور آپکی مشابہت نبی کریم ﷺ سے تھی۔ البَلَاذُري، أنساب الأشراف، 4/309

37۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 4/61

38۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، التاريخ الكبير، 1/191، 6/360؛ مسلم بن الحجاج، أبو الحسن، القشيري (المتوفى: 261ھ)، الكنى والأسماء، الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية، 1404ھ، 1/80؛ أبو حاتم، الدارمي، البُستي، محمد بن حبان (المتوفى: 354ھ)، الثقات، دائرة المعارف العثمانية، حیدر آباد دکن، س ن، 7/402

39۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 5/477؛ الجرجاني، أبو أحمد بن عدي (المتوفى: 365ھ) الكامل في ضعفاء الرجال، الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 6/315

40۔ ابن أبي حاتم، الرازي، عبد الرحمن بن محمد (المتوفى: 327ھ)، الجرح والتعديل، دائرة المعارف العثمانية، حیدرآباد دکن، الهند، س ن، 6/197؛ أبو حاتم، الدارمي، البُستي، محمد بن حبان (المتوفى: 354ھ)، المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، دار الوعي، حلب، 1396ھ، 2/107؛ البخاري، محمد بن إسماعيل، التاريخ الكبير، 6/288

41۔ أبو حاتم، محمد بن حبان، الثقات، 4/11؛ تقي الدين، الفاسي، محمد بن أحمد الحسني المكي (المتوفى: 832ھ)، العقد الثمين فی تاریخ البلد الأمين، دار الكتب العلمية، بيروت، 1998م، 5/155

42۔ قاسم بن قُطلُوْبَغَا، أبو الفداء زين الدين، الحنفي (المتوفى: 879ھ)، الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة، مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة صنعاء، اليمن، 1432ھ/2011م، 2/179

43۔ ایضا

44۔ الدینوري، أبو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ(المتوفی:276ھ)المعارف، الناشر: الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، القاھرۃ،126

45۔ البخاري، محمد بن إسماعیل، التاریخ الکبیر، 1/284

46۔ البخاري، محمد بن إسماعیل(المتوفی:256ھ)، التاریخ الأوسط ج1 ص323، الناشر: دار الوعي,مکتبۃ دار التراث - حلب,القاھرۃ، الطبعۃ: الأولی،1397ھ، 1/323

47۔ أبو حاتم، محمد بن حبان، الثقات، 7/269

48۔ قاسم بن قُطْلُوْبَغَا، أبو الفداء زین الدین، الحنفي(المتوفی:879ھ)، الثقات ممن لم یقع في الکتب الستۃ، 7/67

49۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 4/44

50۔ العسقلانی، ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی(المتوفی:852ھ)، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الأئمۃ الأربعۃ، دار البشائر، بیروت، 1996م، 1/261

51۔ ابن أبي حاتم، الرازي، الجرح والتعدیل، 7/114

52۔ الذھبي، شمس الدین، أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز(المتوفی:748ھ)، الکاشف في معرفۃ من لہ روایۃ في الکتب الستۃ، دار القبلۃ للثقافۃ الإسلامیۃ، مؤسسۃ علوم القرآن، جدۃ، 1413ھ، 2/128

53۔ أبو حاتم، محمد بن حبان، الثقات، 7/335

54۔ أبو إسحاق الحَبَّال، إبراھیم بن سعید النعماني، المصري(المتوفی:482ھ)، وفیات قوم من المصریین ونفر سواھم من سنۃ 375،، دار العاصمۃ، الریاض، 1408ھ، ص56

55۔ العینی، بدر الدین، محمود بن أحمد(المتوفی:855ھ)، مغاني الأخیار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، 1427ھ/2006م، 1/28

56۔ الدارقطني، أبو الحسن، علي بن عمر (المتوفی: 385ھ)، کتاب النزول، رقم الحدیث22، الطبعۃ: الأولی 1403ھ، ص106، https://archive.org/details/knksknks/page/n2/mode/2up

57۔ أبو الحسن الخِلَعِي، علي بن الحسن، الشافعيّ(المتوفی:492ھ)، الثاني عشر من الخلعیات، الناشر: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الکلم المجاني التابع لموقع الشبکۃ الإسلامیۃ، 2004، ص7

58۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 34/201

59۔ السمعاني، أبو سعد، عبد الکریم بن محمد (المتوفی: 562ھ)، الأنساب، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، 1382ھ/1962م، 5/108

60۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 43/132

61۔ ابن أبي حاتم، أبو محمد، عبد الرحمن بن محمد(المتوفی:327ھ)، تفسیر القرآن العظیم، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1419ھ، 9/2794

62۔ الخطیب البغدادي، أبو بکر أحمد بن علي(المتوفی:463ھ)، تاریخ بغداد، دار الغرب الإسلامي، بیروت، 1422ھ/2002م، 4/360

63۔ الذھبي، شمس الدین، محمد بن أحمد (المتوفی: 748ھ)، میزان الاعتدال في نقد الرجال، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان،

1382ھ، 17/1

64۔ الخطيب البغدادي، أحمد بن علي بن ثابت (المتوفى: 463ھ)، غنية الملتمس ايضاح الملتبس، مكتبة الرشد، السعودية، الرياض، 1422ھ/2001م، ص103

65۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 201/34

66۔ اقبال، علامہ، محمد، جواب شکوہ، https://www.rekhta.org/nazms/javaab-e-shikva-dil-se-jo-baat-nikaltii-hai-asar-rakhtii-hai-allama-iqbal-nazms?lang=ur

67۔ الذھبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد، تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام، المكتبة التوفيقية، س ن، 289/28

68۔ الفاسی، محمد بن أحمد الحسني، العقد الثمين فی تاريخ البلد الأمين، 10/2

69۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 69/6

70۔ مسلم بن الحجاج، أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261ھ) المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، كتاب الزكاة، باب ترك استعمال آل النبي على الصدقة، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 1955م، حديث نمبر: 1072، 754/2

71۔ الجرى، محمد بن احمد، اليمانى (المتوفى: 1380ھ)، مجموع بلدان اليمن وقبائلها، دار الحكمة اليمانية، مكہ، س ن، 363/2